سوال

(699) ایامِ عدت میں مطلقہ کی رضاعی بہن سے شادی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب ایک آدمی کے پاس ایک بیوی ہو اور پھر اسے طلاق دے دے اور اس کی عدت کے ایام ہی میں اس کی رضاعی بہن سے شادی کر لے، تو کیا یہ نکاح صحیح ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب یہ ثابت شدہ ہو کہ اس کی رضاعت دو سال کی عمر کے اندر اندر ہوئی تھی، اور پانچ رضعات (پانچ بار) تھی، تو یہ نکاح صحیح نہیں ہے۔ کتاب اللہ کے عموم کا یہی تقاضا ہے:

حُرِمَت عَلَيكُم أُمَّهـٰتُكُم وَبَناتُكُم وَأَخَوٰتُكُم وَعَمّـٰتُكُم وَخـٰلـٰتُكُم ... وَأَن تَجمَعوا بَينَ الأُختَينِ ... [٢٣] ... سورة النساء

''تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں۔۔ اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی حرام ہے۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں۔'' (صحیح بخاری، کتاب الشہادات، باب الشہادة علی الانساب والرضاع، حدیث: 2502، سنن النسائی، کتاب النکاح، باب مایحرم من الرضاع، حدیث: 3301، وسنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب یحرم من الرضاع مایحرم من النسب، حدیث: 1937۔) جب یہ مطلقہ اپنی عدت مکمل کر لے، تب اگر یہ اس کی رضاعی بہن سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو پیغام دے سکتا ہے۔ ([1]) (محمد بن ابراہیم)

---

[1] شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ سے بھی اسی کے قریب قریب ایک سوال ہوا تھا کہ ایک شخص نے عدت کے دوران نکاح کر لیا تھا۔ تو ان کا جواب اس طرح ہے۔۔۔۔۔ "نکاح مذکورہ باطل ہے اور مہر واجب الاداء ہے۔ اور اگر عورت کو رکھنا منظور ہو تو دوبارہ نکاح کیا جاوے۔ اور اگر ناکح کو قبل نکاح کے اس امر کا علم ہو گیا تھا کہ ابھی عدت پوری نہیں ہوئی یا شک واقع ہوا تھا، مگر اس نے قصداً تحقیقات نہیں کی اور نکاح کر لیا، تو اس کو توبہ کرنا چاہیے۔ ادلہ ان کی ذیل میں لکھی جاتی ہیں:

''جب تک عدت پوری نہ ہو جائے نکاح نہ کرو۔''

((عن عائشة رضی اللہ عنہا قال: ایما امراة نکحت نفسھا بغیر اذن ولیھا فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل فان دخل بھا فلھا المھر بما استحل من فرجھا۔))

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والدارمی)

’’جو عورت بغیر اپنے ولی کی اجازت کے اپنا نکاح کرائے اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اور اگر مرد اس سے صحبت کر چکا ہو تو اس کے عوض اس کا حق مہر ادا کرے۔‘‘ (ملاحظہ ہو: فتاویٰ نذیریہ، جلد دوم، ص: 93-392) کتاب النکاح، ناشر مکتبہ المعارف الاسلامیہ گوجرانوالہ

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 496

محدث فتویٰ